سے انہیں ہجرت پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ یعنی ہر زمانے میں کفار کو شکست ہوئی۔ پھونکیں مارنے والے ہاتھ ملتے گئے اور چراغ حق کی روشنی دنیا میں پھیل کر رہی۔

مشقی سوالات

1: "شاعر نے "حمد" میں باری تعالیٰ کی کون کون سی صفات کو بیان کیا ہے؟"

جواب: شاعر نے حمد میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کا رازق ہے۔ وہ ربّ العالمین ہے۔ اس کا لطف و کرم سب پر یکساں ہے۔ وہ واحد و یکتا ہے۔ وہ حاضر و ناظر ہے۔ وہ ستار و غفار ہے۔ رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ مخلوق پر حضرت محمد ﷺ کے ذریعے حجت تمام کرنے والا ہے۔ وہ جبار اور قہار ہے۔ اس کا انتقام سخت ہے۔

2: تراکیب کے معانی لکھیے۔

دورِ جام، لطفِ عام، تشنہ لب، خطا کوشی، دیر گیری

جواب: تراکیب کے معانی ملاحظہ کیجیے:

- دورِ جام: پیالے کی گردش، شراب کا دور
- لطفِ عام: عام رحمت، وہ لطف و کرم جو سب کے لیے یکساں اور برابر ہو
- تشنہ لب: خشک ہونٹ، مراد ہے پیاسا
- خطا کوشی: غلطی کرنے کے لیے کوشش کرنا، گناہ کرنا
- دیر گیری: تاخیر کرنا، برداشت

3: مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کیجیے۔

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
تشنہ	تِشْنَہ	معصیت	مَعْصِیَتْ
روش	رَوِشْ	محبت	مُحَبَّتْ
ساعت	سَاعَتْ	تحمل	تَحَمُّلْ

4: ہوئی ختم اس کی حجت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچایا ہے ان سب تک محمد ﷺ نے کلام اس کا

اس شعر کی تشریح اپنے استاد کی مدد سے خطبہ حجۃ الوداع کے حوالے سے کیجیے۔

جواب: خطبہ حجۃ الوداع عظیم الشان بین الاقوامی دستاویز ہے۔ حضور ﷺ نے 23 سال تک اسلام کی تبلیغ کی۔ 10 ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر ایک طویل خطبہ دیا جس میں مساوات کا درس، اسلام کے بنیادی ارکان کی ادائیگی اور اعمال کی جواب دہی، وحدت و اخوت، جان و مال و عزت کی حرمت، ہدایت ربانی کا ذریعہ، جذبہ انتقام اور سودی کاروبار کا خاتمہ، عورتوں کے حقوق کا تحفظ، غلاموں سے حُسنِ سلوک، اطاعت امیر، مظلوم، بیوہ اور یتیم کی دستگیری

وغیرہ جیسے امور کو اپنا موضوع بنایا۔ شاعر اس حوالے سے کہتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام زمین پر بسنے والے انسانوں تک پہنچا دیا۔ اب انسانوں کا فرض ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پیغام پر عمل کر کے اپنا دین اور دُنیا سنواریں۔

5: اس حمد کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: قافیہ ردیف کی پہچان/نشان دہی۔

ردیف کی غیر موجودگی میں ہر شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو ''قافیہ'' کہا جاتا ہے۔

مولانا ظفر علی خاں کی ''حمد'' میں قافیہ اور ردیف یہ ہیں۔

قافیہ: جام، عام، نام، کام، تھام، کلام، تمام

ردیف: اُس کا

☆ کالم (الف) کا ربط کالم (ب) سے قائم کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
حمد	داستان اُس کی سناتا ہے	مولانا ظفر علی خاں
دوئی کے نقش سب جھوٹے	یکتائی پہ ذات اُس کی	ہے سچا ایک نام اُس کا
ہر اک ذرہ فضا کا	خطا پوشی ہے کام اُس کا	داستان اُس کی سناتا ہے
خطا کوشی روش میری	مولانا ظفر علی خاں	خطا پوشی ہے کام اُس کا
گواہی دے رہی ہے اُس کی	ہے سچا ایک نام اُس کا	یکتائی پہ ذات اُس کی

☆☆☆

حفیظ تائب ـــــ (1931ء-2004ء)

شاعر کا تعارف: حفیظ تائب ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں احمد نگر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد حاجی چراغ دین مدرس تھے۔ دین سے محبت اور عشقِ رسول کا جذبہ حفیظ تائب کو وراثت میں ملا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے واپڈا میں ملازمت اختیار کر لی لیکن ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیمی قابلیت بڑھانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ بعد میں وہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ پنجابی میں تدریسی فرائض سر انجام دینے لگے۔ 1991ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی انہوں نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ حفیظ تائب کی پہچان اور حوالہ ان کی عشقِ رسولؐ میں ڈوبی ہوئی نعتیں ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد جن شعرا نے نعت گوئی کو ایک تحریک کی شکل دی ان میں حفیظ تائب کا نام اہم ترین ہے۔ حفیظ کی نعتوں میں اعلیٰ شاعری کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ سیرتِ طیبہ اور اسلامی علوم کے مطالعے نے ان کی نعت کا فکری پہلو بہت مضبوط بنا دیا ہے۔ حفیظ تائب نے نعت روایت یا رواج کی پاسداری کے طور پر نہیں کہی بلکہ ان کی وارداتِ قلبی کے اظہار کے لیے یہی صنف مناسب ترین ہے۔ حفیظ تائب کی نعت میں تغزل بھی ہے اور تقدس بھی۔ ان کے مضامین میں تنوع ہے۔ وہ رسولؐ کے حسن و جمال، سیرت